

ڈاکٹر اپن ے بیٹ ے کو ڈاکٹر بنانا چاہتے ہیں تو کسان اپن ے بیٹ ے کو درجہ چ۔ ارم کا ملازم بنانے پر کیوں آمادہ رہتا ہے۔ نائب صدر جم۔ وری۔ ند جناب ایم وینکیا نائیڈو کا سوال

ریاستی سرکاروں کو 2022 تک کسانوں کی آمدنی دوگنی کرنے کے لئے ضروری

ڈھانچہ جاتی ہے۔ ولیات کی فراہمی یقینی بنانے کی۔ دایت

ریاست مدھی۔ پردیش کی مثال دی

کسانوں پر۔ قومی زرعی بازار سے فائدہ اٹھانے پر زور دیا

راجی۔ سکھ چیرمین کی حیثیت سے کسانوں کے مسائل پرایوان کی توجہ مرکوز کرانے کی یقین دہانی

بیرونی دلی کے کسانوں سے نائب صدر جم۔ وری۔ ند کی گفتگو

Posted On: 14 OCT 2017 8:00PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 16 اکتوبر۔ نائب صدر جم۔ وری۔ ند جناب ایم وینکیا نائیڈو نے گزشتہ برسوں سے ناگفتہ بہ حالات سے دوچار زرعی شعبے کے مسائل کا ترجیحی طور پر سدباب کرنے پر زور دیا ہے اور زراعت کو فائدہ مند کاروبار بنانے کے لئے دایت کی ہے۔ جناب وینکیا نائیڈو بیرونی دلی کے تقریباً 400 کسانوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ اس موقع پر رکن پارلیمنٹ (لوک سبھا) جناب پرویش ورما بھی موجود تھے۔

جناب نائیڈو نے آزادی کے 70 سال بعد بھی مشکلات سے دوچار کسانوں کی صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ایک ڈاکٹر اپنے بیٹے کو ڈاکٹر بنانا چاہتا ہے۔ ایک وکیل کا بیٹا وکیل بن جاتا ہے۔ ایک اداکار چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اداکار بنے۔ گوکہ کبھی کبھی یہ بیٹے پوری طرح اہلیت یافتہ بھی نہیں ہوتے لیکن ایک کسان اپنے بیٹے کو درجہ چ۔ ارم کی ملازمت دلانے کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسانوں کی آمدنی کی صورتحال غیر یقینی ہوتی ہے جبکہ کاشتکاری نی کے لئے زبردست محنت و مشقت مطلوب ہوتی ہے۔ اس مسئلے کا واحد حل یہ ہے کہ کسانوں کی آمدنی میں اضافے کو ضروری اقدامات کے ذریعے یقینی بنایا جائے۔

ناب نائیڈو، "ایک کسان کو نائب صدر جم۔ وری۔ کے منصب پر فائز ہونے کی مبارکباد دینے کی غرض سے آئے بیرونی دلی کے کسانوں کے ساتھ، زرعی شعبے کو نقصان پہنچانے والے مسائل پر تفصیل سے گفتگو کی، جس میں زیادہ قیمتوں کے باوجود کسانوں کی ان کی پیداوار کی معقول قیمت نہ دیا جانا، غیر معقول ادارہ جاتی سرمایہ کاری، کولڈ اسٹوریج یعنی سرد خانوں کی کمی، نقل و حمل اور باریز داری کی ناقص سہولیات، آبپاشی اور بجلی کی کمی، زرعی پیداوار کی فروخت کا غیر معقول انتظام، کاشتکاری میں جدید ٹکنالوجی کا بے جا استعمال اور غیر معقول عوامی سرمایہ کاری شامل ہے۔

اس موقع پر جناب وینکیا نائیڈو نے زرعی پیداوار کی قیمتوں کی غیر معقولیت کی مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک بار وہ آندھرا پردیش میں مدنا پلے بازار گئے تو ان دنوں نے دیکھا کہ وہ ان ٹماٹر ایک روپے پر لے رہا تھا۔ لیکن وہی ٹماٹر بنگلورو میں آٹھ روپے کلو اور اس کے اگلے روز دلی میں بیس روپے کلو کے حساب سے فروخت ہو رہا تھا، جس سے اس بات کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کس طرح مارے کسان اپنی پیداوار کی معقول قیمتوں سے محروم رکھے جاتے ہیں۔

تک کسانوں کی آمدنی کو دو گنا کرنے کے وزیر اعظم نریندر مودی کے نعرے کا حوالہ دیتے ہوئے جناب نائیڈو نے ریاستی سرکاروں سے زور دیتے ہوئے کہا کہ 2022 کسانوں کے لئے اچھی سڑک رابطہ کاری، آبپاشی کا پانی، بجلی، کولڈ اسٹوریج کی سہولیات کا نظام، زراعت کے شعبے میں تحقیقی سرگرمیوں کی توسیع اور کسانوں کو اپنی پیداوار فروخت کرنے کی سہولیات کو یقینی بنایا جانا چاہئے۔ ان دنوں نے کہا کہ کسانوں کو ان کی پیداوار کی معقول قیمت دلانے میں ریاستی سرکاریں اہم کردار ادا سکتی ہیں۔ اس سلسلے میں ان دنوں مدھی۔ پردیش کی ریاستی سرکار کی مثال دی، جہاں زرعی پیداوار میں 22 فیصد اضافے کو یقینی بنایا گیا ہے۔ اس موقع پر جناب وینکیا نائیڈو نے کسانوں سے زور دے کر کہا کہ انہیں نیشنل ایگری کلچرل مارکیٹ (ای۔ این۔ ایم) سے استفادہ کرنا چاہئے۔ جناب نائیڈو نے ایک بار پھر زور دے کر کہا کہ پارلیمنٹ، سیاسی پارٹیوں اور میڈیا کو چاہئے کہ کسانوں کو درپیش مسائل پر سنجیدگی سے غور کیا جائے اور ان کے مسائل کے معقول حل فراہم کرائے جائیں۔ ان دنوں نے کہا "راجی۔ سبھا کے چیئرمین کی حیثیت سے انتہائی سچائی اور نیک نیتی کے ساتھ ایوان کی توجہ کسانوں کے مسائل کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کروں گا۔"

.....

